کمونسٹ حکومت کے ماتحت رہنے کی بناپر نماز روزے کا علم نہیں کیا اب ان کے ذمہ قضاء ہے؟

عاشوا تحت الحكم الشيوعي ولم يدروا ما صلاة ولا صيام فهل عليهم قضاء ؟

[urdu - اردو - أردو]

محمد صالح المنجد

ترجمہ:اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق:اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1435

IslamHouse.com

کمونسٹ حکومت کے ماتحت رہنے کی بنا پر نماز روزے کا علم نہیں کیا اب ان کے ذمہ قضاء ہے؟

سوال: میں ایک بلغاری مسلمان عورت ہوں، میں کمونسٹ حکومت کے ماتحت زندگی بسر کرتی رہی ہوں، اور اسلام کے متعلق مجھے کسی بھی چیز کا علم نہیں، بلکہ اکثر اسلامی عبادات ممنوع تھیں، بیس برس کی عمر تک تو مجھے اسلام کا کچھ علم نہ تھا، اور اس کے بعد اللہ کی شریعت پر عمل کرنا شروع کیا، میرا سوال یہ ہے کہ: اس سے قبل میں نے جو نمازیں ادا نہیں کیں، اور روزے نہیں رکھے کیا اس کی میرے ذمہ قضاء ہے؟ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دے۔

الحمد للہ:

اول:

سب سے پہلے تو ہم اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ظالم اور فاجر کمونسٹ حکومت سے نجات حاصل کرلی ہے، چالیس برس سے زائد مسلمانوں پر ظلم و ستم ہوتا رہا، اور ان کا دینی تشخص ختم کرنے کی کوشش کی جاتی رہی،

اور اس مدت میں مساجد کو منہدم کیا گیا، اور کچھ مساجد کو عجائب گھروں میں تبدیل کر دیا گیا، اور اسلامی مدارس پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا، اور مسلمانوں کے نام تبدیل کیے گئے، اور اسلامی تشخص کو بالکل مٹانے کی کوشش کی گئی، لیکن.. اللہ تعالی تو اپنا نور مکمل کر کے رہے گا، چاہے کافر ناپسند ہی کریں .

تو اس طرح (۱۹۸۹م) میں ظلم وزیادتی پر مبنی کمیونسٹ حکومت کا خاتمہ ہوا، جس سے مسلمانوں کو بہت شدید خوشی حاصل ہوئی اور وہ اپنی قدیم مساجد کی طرف پلٹے اور انکی مرمت کرنے لگے، اور اپنے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے لگے، اور مسلمان عورتیں باپردہ ہو کر راستوں اور شاہراہوں پر نکل آئیں .

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے دین کی جانب اچھی طرح لوٹائے، اور انکی مدد ونصرت فرمائے، اور انہیں عزت عطا کرے، اور ان کے دشمن کو ذلیل ورسوا کرے. آمین

دوم :

بلغاریہ میں مسلمانوں کی ایک نسل کمیونسٹ حکومت کے تحت پرورش پائی جسے اسلام کے متعلق کسی چیز کا علم ہی نہ تھا، صرف انہیں یہ پتہ تھا کہ وہ مسلمان ہیں، کیونکہ کمیونسٹ حکومت اسلام کی تعلیم میں حائل ہو چکی تھی، اور اسے دینی تعلیم حاصل کرنے نہ دیتی تھی، بلکہ قرآن مجید بھی اپنے ملک داخل نہیں ہونے دیتی تھی، اور نہ ہی کوئی اسلامی کتاب لے جاسکتا تھا .

اور یہ لوگ جنہیں اسلامی احکام وعبادات اور فرائض کا علم نہ تھا ان کے ذمہ ان عبادات کی قضاء میں سے کچھ لازم نہیں، کیونکہ جب مسلمان کے لیے شرعی علم حاصل کرنا ممکن نہ ہو، اور نہ ہی اسے شرعی احکام پہنچے ہوں تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا .

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

"اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا" (البقرۃ: ٢٨٦)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص بھی دار کفر میں ہو اور ایمان قبول کرنے کے بعد وہ ہجرت کرنے سے عاجز ہو تو جس سے وہ عاجز ہے اس پر وہ چیز واجب نہیں، بلکہ وجوب امکان کے مطابق ہوتی ہے، اور اسی طرح جب اسے کسی چیز کا حکم معلوم نہ ہو، تو اگر اسے نماز فرض ہونے کا علم نہ ہو، اور کچھ مدت تک وہ نماز ادا نہ کرے، تو علماء کے ظاہر قول کے مطابق اس کے ذمہ نماز کی قضاء نہیں، امام ابو حنیفہ اور اہل ظاہر کا مسلک یہی ہے، اور یہی امام احمد کے ہاں دو وجھوں میں سے ایک ہے .

اور اسی طرح سارے واجبات رمضان کے روزے، اور زکاۃ کی ادائیگی وغیرہ بھی .

اور اگر اسے شراب کی حرمت کا علم نہیں ہو اور وہ شراب نوشی کر لے تو مسلمان اس پر حد جاری نہ کرنے پر متفق ہیں، بلکہ نمازوں کی قضاء میں انہوں نے اختلاف کیا ہے ....

اور اس سب کی اصل یہ ہے کہ: کیا شریعت اس شخص پر لازم ہے جو اسے نہیں

بات یہی ہے کہ: حکم علم کے حصول کے بغیر ثابت نہیں ہوتا ہے، اور جب کسی چیز کے وجوب کا علم ہی نہ ہو تو اس کی قضاء نہیں .

چنانچہ صحیح (بخاری و مسلم) میں ثابت ہے کہ: صحابہ میں سے بعض رمضان المبارک میں طلوع فجر کے بعد اس وقت تک کھاتے اور پیتے رہے جب تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگہ سے واضح نہ ہو گیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قضاء کا حکم نہیں دیا، اور صحابہ میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو مدت تک جنابت کی حالت میں ٹھہرے رہے، اور انہیں تیمم کر کے نماز ادا کرنے کے جواز کا علم ہی نہ تھا، مثلا ابو ذر، عمر بن خطاب اور عمار رضی اللہ تعالی عنہم جب جنبی ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو بھی قضاء کا حکم نہیں دیا .

اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ مکہ اور دیہی علاقوں میں مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ انھیں اسکے منسوخ ہونے کی خبر ملی لیکن وہ نماز لوٹانے کا حکم نہیں دئے گئے۔ اور اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ ہیں .

اور یہ اس اصل کے مطابق ہے جس پر سلف اور جمہور ہیں کہ: اللہ سبحانہ وتعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، تو وجوب قدرت و استطاعت کے ساتھ مشروط ہے، اور سزا بھی اس وقت ہوتی ہے جب حجت قائم ہونے کے بعد مامور کو ترک کیا جائے، یا پھر کسی ممنوع کام کا ارتکاب کیا جائے" انتہی مختصرا .

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ .(225 / 19)

اور اس بنا پر جن عبادات کے وجوب کا آپ لوگوں کو علم نہیں تھا اس میں سے کسی کی بھی آپ کے ذمہ قضاء نہیں .

اور ہماری آپ کو یہ نصیحت ہے کہ شرعی علم کو حاصل کرنے اور دین میں تفقہ پیدا کرنے کی جانب متوجہ ہوں، اور اسلام کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی زیادہ سے زیادہ حریص مند ہوں۔ اور مسلم نسل کی اچھی تربیت کریں تاکہ وہ مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی سازشوں کا مقابلہ کر سکیں، اور خاص کر آپ کے ملک میں ہونے والی سازش کا.

آخر میں ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے.

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب